Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۳ | ۲۱ ماہ تبوک ۱۳۲۴ ہش | ۱۳ شوال ۱۳۶۴ھ | ۲۱ ستمبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۲۱

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۰ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے بذریعہ فون ۱/۲ ۷ بجے شام دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آج حضور کی طبیعت درد نقرس کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

- حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

- حضرت مولوی شیر علی صاحب کی طبیعت تا حال بندش پیشاب کی وجہ سے ناساز ہے۔ ابھی تک پیشاب بذریعہ کیتھیٹر نکالا جاتا ہے۔ بخار نہیں۔ نیند بھی آجاتی ہے۔ طبیعت میں سکون ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

قادیان ۲۰ ماہ تبوک۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب امیر مقامی کو چند روز سے بندش پیشاب کے دورے رات کے وقت ہو جاتے ہیں۔ دن کو عموماً آرام رہتا ہے۔ اور چل پھر سکتے ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

- افسوس کیپٹن ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کشنر محلہ دارالعلوم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آج ظہر کے بعد بعمر اندازاً ۶۳ سال بمقام [illegible] جگر کے مرض سے اڑھائی تین ماہ کی بیماری کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج بعد نماز عصر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ [illegible]

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۳ شوال ۱۳۶۴ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی چند تازہ رؤیا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دفنانے کے متعلق بہشتی مقبرہ کے کاغذات

فرمایا ۲۳-۲۴ رمضان کی درمیانی رات کو رؤیا میں دیکھا۔ کہ میں اپنے دفتر واقع قادیان میں ہوں۔ اور ان سیڑھیوں سے اتر رہا ہوں۔ جو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف جاتی ہیں۔ سیڑھیوں کی شکل بھی اس شکل سے جو واقع میں ہے مختلف معلوم ہوتی ہے۔ موجودہ سیڑھیاں گول ہیں۔ اور جن کو خواب میں دیکھتا ہوں وہ سیدھی ہیں اور اصل سیڑھیوں سے چھوٹی لگتی ہیں۔ جب میں نیچے آیا۔ تو میں نے دیکھا کہ مولوی سید سرور شاہ صاحب کھڑے ہیں۔ اور ان کے ہاتھ میں ایک سفید لمبا لفافہ ہے۔ جیسے دفتری لفافے ہوتے ہیں۔ اس وقت مولوی صاحب اپنی موجودہ عمر اور جسمانی صحت کی حالت کی نسبت بہتر معلوم ہوتے ہیں۔ کمر سیدھی ہے۔ اور چہرے پر طاقت اور نضارت کے آثار ہیں۔ میں نے اس لفافہ کو لے کر کھولا۔ اور دفتر کے پاس کی گلی سے ہوتا ہوا احمدیہ چوک کی طرف چل پڑا۔ اندر سے دو کاغذ نکلے۔ ایک وصیت کا کاغذ ہے۔ جو سفید خوبصورت اور فل سکیپ سائز سے کوئی اڑھائی گنے بڑا ہے۔ کاغذ موٹا اور اس طرح کا ہے۔ جیسے بنک یا اسٹامپوں کے کاغذ ہوتے ہیں۔ اور ساتھ کا کاغذ عام فل سکیپ سائز کا ہے جس پر دفتر مقبرہ بہشتی کی کوئی رپورٹ ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ کاغذ مولوی صاحب نے اس لئے پیش کیا ہے۔ کہ میں کسی وفات یافتہ شخص کے مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے کی منظوری دوں۔ جب میں اس کاغذ کو دیکھنے لگا۔ تو مولوی سرور شاہ صاحب نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو گئے ہیں۔ انکے دفنانے کی اجازت کے متعلق یہ کاغذ ہے یہ بات سنکر مجھے اتنا صدمہ ہوا کہ آنکھوں کے آگے اندھیرا آ گیا۔ اور وصیت کے کاغذ پر دجود درحقیقت ایک اس قسم کی سند معلوم ہوتی ہے۔ جیسے حکومت کی طرف سے انعام کے طور پر سند ملا کرتی ہے۔ جو عبارتیں لکھی ہوئی ہیں۔ میں انکے پڑھنے کے قابل نہ رہا۔ اس وقت یکدم مولوی سرور شاہ صاحب غائب ہو گئے اور میری لڑکی امۃ القیوم مجھے معلوم ہوا ایسا کہ میرے پہلو میں کھڑی ہے۔ میں نے اسے کہا کہ مجھے تو لفظ نظر نہیں آتے تم مجھے بتاتی جاؤ جہاں دستخط کرنے ہیں میں دستخط کرتا جاؤنگا۔ ایک جگہ مجھے اس نے دستخط کرنے کے لئے کہا میں نے وہاں دستخط کر دیئے۔ اس کے بعد اس نے دوسری جگہ بتائی۔ میں نے پوچھا یہاں کیا لکھا ہوا ہے۔ اس نے کہا کہ یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ گزشتہ دو سال کی آمد کیا تھی۔ اس کی تفصیل بتائی جائے۔ میں نے ہاتھ جھٹک کر حقارت سے کہا۔ کہ میں اس پر دستخط کرنے کے لئے تیار نہیں۔ گویا مجھے یہ بات بری معلوم ہوئی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دفن کرنے کے لئے ان کی گزشتہ آمد کا ریکارڈ دفتر کو معلوم ہونا چاہیئے۔ پھر تیسری جگہ میری لڑکی نے اشارہ کیا۔ اور میں نے وہاں دستخط کر دیئے۔

یہ جو میں نے کہا ہے کہ میری آنکھوں کے آگے اندھیرا آ گیا۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ مجھے نظر نہیں آتا تھا۔ بلکہ جیسے ضعف کی وجہ سے چکر آ جاتا ہے۔ اور حروف اچھی طرح نظر نہیں آتے وہ حالت تھی۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

تعبیر

غور کرنے سے میں نے سمجھا۔ کہ یہ کسی ایسے مخلص صحابی یا کسی مقامی جماعت کے اہم انسان کی موت کی خبر دی گئی ہے۔ کیونکہ خواب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ شخص موصی ہے پس کسی ایسے ہی شخص کے متعلق یہ خواب ہو سکتی ہے۔ جس کے لئے وصیت کرنا ضروری ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ شخص اپنے اخلاص میں اتنا بڑھا ہوا ہے۔ کہ باوجود موصی ہونے کے میں نے یہ سمجھا۔ کہ اس کے دفن ہونے کے لئے کسی رقم کی ادائیگی کی بحث فضول ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس شخص کی خدمات سلسلہ کے لئے ایسی ہیں۔ کہ وہ ایک رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جانشین عام جماعت کے لحاظ سے یا پھر مقامی جماعت کے لحاظ سے سمجھا جا سکتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کی وصیت کے گزشتہ دو سال کی ادائیگی کے متعلق کوئی سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ یا پیدا کیا جائیگا۔

اتفاق کی بات ہے کہ انہی دنوں سید بشارت احمد صاحب حیدرآباد والوں کی بیماری کی تاریں آ رہی تھیں۔ چونکہ وہ بھی حیدرآباد کی جماعت میں خاص پوزیشن رکھتے ہیں۔ بڑی دیر سے ان کو خدمت کرنے کی توفیق ملی ہوئی ہے دل میں خوف پیدا ہوا۔ کہ یہ خواب ان کی نسبت نہ ہو۔ اور ان کے لئے خاص طور پر دعا کرنے کی توفیق مل گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل کر دیا۔ چونکہ انذاری خوابیں بعض دفعہ ٹل بھی جاتی ہیں ممکن ہے وہی مراد ہوں۔ اور خواب کو اللہ تعالیٰ نے ٹلا دیا ہو۔ ممکن ہے کوئی اور دوست ہوں۔ جو کہ جماعتی طور پر یا لوکل طور پر ایسی اہمیت رکھتے ہوں۔ کہ اپنے رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائمقام کہلانے کے مستحق ہوں اگر یہ خواب ٹل نہیں گئی۔ تو بھی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ اسکو ٹلا دے۔ کیونکہ جماعت کو اس وقت ایک ایک کارکن کی ضرورت ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ انہی ایام میں متعدد دوستوں کی تاریں ایک ہی ڈاک سے نکلیں۔ جن میں انہوں نے میری وفات کے متعلق نظارہ دیکھا تھا۔ اس سے بھی یہی معلوم

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہوتا ہے کہ کوئی ایسا جماعت کا کارکن خطرہ میں ہے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم مقام اور امام جماعت کا قائم مقام کہا جاسکتا ہے۔ اس طرح بعض اور دوستوں نے یہ خوابیں بھی لکھی ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو گئے ہیں۔ یہ خوابیں گو میری خواب کے بعد کی ہیں لیکن چونکہ میری خواب ابتک شائع نہیں ہوئی یہ توارد معمولی نہیں کہا جاسکتا۔

۲۔ ملک بھی رشک ہیں کرتے

۱۱۔۱۲ ستمبر ۱۹۴۵ء کی درمیانی رات کو یکدم میرے دل پر یہ الفاظ نازل ہوئے۔ **ملک بھی رشک ہیں کرتے**۔ یہ الفاظ اتنے زور سے نازل ہوئے کہ اسی زور سے میری آنکھ کھل گئی اور آنکھ کھلنے کے بعد اس مصرعہ کی تکمیل بھی ساتھ ہی ہو گئی۔ یعنی یہ الفاظ بیداری کی حالت میں دل میں گزرے کہ وہ خوش نصیب ہوں میں۔ یہ ایک میرے ہی شعر کا پہلا مصرعہ ہے۔ جو یہ ہے۔

ملک بھی رشک ہیں کرتے وہ خوش نصیب ہوں میں
وہ آپ مجھ سے ہے کہتا نہ ڈر قریب ہوں میں

تعبیر

اس میں درحقیقت اس طرف اشارہ ہے کہ جس طرح شعر میں میں نے بحیثیت انسان ہونے کے اس مضمون کو باندھا ہے۔ کہ انسان ایسا خوش نصیب ہے۔ کہ ملک اس پر رشک کرتے ہیں۔ لیکن حقیقی طور پر بعض ایسے انسان ہی اس کے مستحق ہوتے ہیں۔ جو خلافت کے مقام پر مقرر کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ خلافت آدمؑ کا ہی مقام ہے۔ جبکہ فرشتوں کو حکم دیا جاتا ہے۔ کہ اب آدمؑ کی اتباع میں تم کام کرو گویا ملائکہ کی نصرت اور تائید کو اس کے لئے لگا دیا جاتا ہے۔ اس الہام میں اسی طرف اشارہ ہے۔ اور گویا وعدہ ہے۔ کہ فرشتوں کو میری تائید اور نصرت کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے مقرر کر دیا گیا ہے۔ اور لازمی بات ہے۔ کہ ایسے انسان پر ملائکہ بھی رشک کریں گے۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ کے ہر فعل کی قیمت سمجھتے ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا کسی کو کام کے لئے مقرر کرنا ایک بہت بڑا افضل ہوتا ہے۔

۳۔ ہوائی جہاز پر گلاسکو سے دو سو میل ورے تک سفر

آج رات یعنی ۱۶۔۱۷ ستمبر ۱۹۴۵ء کی درمیانی رات کو تقریباً دو تین بجے میں نے دیکھا کہ میں ہوائی جہاز پر سوار ہوں۔ اور انگلستان جا رہا ہوں۔ ہوائی جہاز بہت بڑا ہے۔ کہ اس میں اور مسافر بھی سوار ہیں ہم انگلستان کے ایک پہاڑی علاقہ میں اترے ہیں اور اترنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ لوگ ناشتہ وغیرہ کرلیں۔ تو پھر جہاز روانہ ہو۔ یہ علاقہ جہاں جہاز اترا ہے لنڈن سے شمال کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ گویا ہم پرواز کرتے ہوئے لنڈن سے آگے گزر چکے ہیں۔ جہاز کے دوسرے مسافر ناشتہ کے لئے چلے گئے اور میں غسلخانہ میں ہاتھ دھونے کے لئے چلا گیا۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری جیبوں میں کچھ روپے ہیں جو مجھے بعض لوگوں نے ہدیہ دیئے ہیں میرے دل میں خیال آتا ہے۔ کہ ان کو نکال کر ایک جیب میں ڈال لوں۔ جب میں نے ان کو نکال کر جمع کرنا شروع کیا تو وہ میرے اندازہ سے بہت زیادہ نکلے ہر جیب میں سے کچھ نہ کچھ روپے نکلتے چلے آئے اور اس کے بعد معلوم ہوا کہ میرے ساتھ ایک اٹیچی کیس ہے اس میں بھی روپے ہیں۔ میں نے یہ عجیب بات دیکھی کہ دو روپے سفید چاندی کے ہیں اور بہت سے روپے عام روپے کے سائز سے بڑے ہیں۔ اور بعض ایسی شکل کے ہیں کہ وہ موجودہ سکے سے کوئی مناسبت ہی نہیں رکھتے چنانچہ بعض ان میں سے بجائے گول کے چوگوشہ ہیں۔ جیسے پرانے زمانہ میں ہول دلیاں عورتیں گلے میں لٹکایا کرتی تھیں مگر وہ ہول دلیوں سے بہت بڑی سائز کے ہیں۔ ایک انچ سے زیادہ چوڑے اور کوئی پونے دو انچ کے قریب لمبے اور بھاری بھاری معلوم ہوتے ہیں۔ میں اس بات سے حیران ہوتا ہوں کہ روپیہ رکھوں کہاں پھر میں نے معلوم نہیں کہ ان روپوں کو کیا کیا۔ لیکن میں باہر آیا اور مجھے اس وقت خیال آیا کہ ساتھی لوگ تو ناشتہ کر چکے ہونگے اور شاید میرا پیچھے جانا معیوب ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں قریباً پونہ گھنٹہ لیٹ ہو گیا ہوں۔ لیکن پھر میں چلا گیا اور میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ جہاز کہاں جا کر اتریگا تو اس نے کہا سکاٹ لینڈ میں۔ پھر میں نے اس سے پوچھا کہ سکاٹ لینڈ کے کون سے شہر میں تو اس نے جواب دیا گلاسکو میں۔ پھر میں نے اس سے دریافت کیا گلاسکو یہاں سے کتنی دور ہے تو اس نے کہا ایک لحاظ سے پندرہ سو میل اور ایک لحاظ سے دو سو میل۔ اس پر میں نے اس سے کہا کہ پندرہ سو میل تو کسی طرح نہیں ہوسکتا۔ میں نے بھی انگلستان کا جغرافیہ پڑھا ہوا ہے۔ لنڈن سے سکاٹ لینڈ کے آخری سروں تک رات رات میں ریل پہنچ جاتی ہے۔ پندرہ سو میل کس طرح ہوسکتا ہے۔ دو سو میل ٹھیک ہوگا۔ اس پر یا تو اس نے جواب دیا نہیں۔ یا میں نے سنا نہیں۔ مگر اسی میں میری آنکھ کھل گئی۔

تعبیر

میں سمجھتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ سکاٹ لینڈ میں احمدیت کی اشاعت کے سامان کرے اور شاید کوئی ایسی تحریک پیدا ہو جو گلاسکو سے دو سو میل جنوب کی طرف سے شروع ہو کر گلاسکو تک جاری ہو۔ کیونکہ گلاسکو سے دو سو میل ورے ہوائی جہاز ٹھیرا ہے۔ اور یہ جو جواب دینے والے نے کہا کہ ایک طرف سے پندرہ سو میل۔ اگر یہ بات کہنے والے کی غلط نہیں تو پھر اس کے یہ معنے بنتے ہیں کہ یہ مقام شمال مغربی انگلینڈ کے قریب واقع ہے۔ وہاں سے اگر مغرب کی طرف سے بجائے خشکی کے راستے جانے کے جہاز کے رستے جائیں تو غالباً ہزار پندرہ سو میل کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ گلاسکو اور اس کے نواحی کا علاقہ ایک اور لحاظ سے بھی اہمیت رکھتا ہے۔ جس کا میری بعض سابق خوابوں کے ساتھ تعلق ہے۔ مگر سمجھنے والے سمجھ جائیں۔ شاید موجودہ وقت اسکے اظہار کی اجازت نہ دیتا ہو۔

۴۔ کمیونسٹوں۔ پیغامیوں اور بہائیوں کے فتنہ کے دور ہونے کیلئے دعا

اور اس کا جواب

آنکھ کھلنے کے بعد میں پھر سو گیا۔ تو میں نے رویا میں دیکھا کہ ایک مجلس بیٹھی ہے اس میں بہت سے لوگ ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں تقریر کر رہا ہوں۔ لیکن اس طرح بیٹھ کر تقریر کر رہا ہوں جیسے میں درس دیا کرتا ہوں مگر وہ تقریر ہے۔ درس نہیں کیونکہ تقریر کے شروع کرنے سے پہلے جو مسنون الفاظ ہیں۔ وہ میں پڑھ رہا ہوں مسنون الفاظ کی تلاوت کے بعد میں نے خوش الحانی سے سورہ فاتحہ پڑھنی شروع کی جیسے کہ میری عادت ہے کہ ہر تقریر سے پہلے میں (سورہ فاتحہ) پڑھتا ہوں۔ لیکن بسم اللہ سے پہلے یا اس کے بعد یہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں۔ میں نے یہ الفاظ پڑھے۔ وَاِنَّآ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً۔

قرآن شریف میں اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً تو آتا ہے مگر اِنَّا کا لفظ اس کے ساتھ نہیں۔ چنانچہ سورہ حجر میں سورہ مومنین میں سورہ فرقان میں سورہ لقمان میں یہ الفاظ ہیں لیکن اِنَّا ان میں سے کسی مقام پر نہیں۔ مگر میں نے وَاِنَّا اَنزلنا من السماء ماءً پڑھا گویا واؤ اور انزلنا کے درمیان اِنَّا زائد کیا۔ اس وقت میں اس کو قرآن شریف کی آیت سمجھتا ہوں۔ یہ آیت کچھ ایسی خوش الحانی سے پڑھی ہے۔ کہ مجمع سے بے اختیار سبحان اللہ کی آوازیں بلند ہوئیں۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش فرمودہ فیصلہ کے مختلف طریق

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند ؁ ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
افترا لعنت ہے اور ہر مفتری ملعون ہے ؁ پھر لعیں وہ بھی ہے جو صادق سے رکھتا ہے نقار
(مسیح موعود)

حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم اور احادیث صحیحہ اور عقل و نقل سے ہر قسم کے صداقت کے دلائل دینے کے علاوہ اور بھی کئی طریق فیصلہ کے اپنے مخالفین کے سامنے پیش فرمائے مگر عاقبت نا اندیشوں نے کسی کو بھی قبول نہ کیا۔ خدا تعالےٰ نے ایسے ہی لوگوں پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ یاحسرۃ علی العباد ما یأتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون (یٰس)

آپ نے ضمیمہ انجام آتھم میں رقم فرمایا۔

اوّل۔ اگر کوئی مولوی عربی کی بلاغت و فصاحت میں میری کتاب کا مقابلہ کرنا چاہے گا۔ تو وہ ذلیل ہوگا۔ میں ہر ایک متکبر کو اختیار دیتا ہوں۔ کہ ایسی عربی مکتوب کے مقابل پر طبع آزمائی کرے۔ اگر وہ اس عربی مکتوب کے مقابل پر کوئی رسالہ بہ التزام مقدار نظم و نثر بنا سکے۔ اور ایک مادری زبان والا جو عربی ہو قسم کھا کر اس کی تصدیق کر سکے۔ تو میں کاذب ہوں۔

دوم۔ اگر یہ نشان منظور نہ ہو۔ تو میرے مخالف کسی سورۃ قرآنی کی بالمقابل تفسیر بناویں پھر اگر میں حقائق و معارف کے بیان کرنے میں صریح غالب نہ رہوں۔ تو میں جھوٹا ہوں۔

سوم۔ اگر یہ نشان بھی منظور نہ ہو۔ تو ایک سال تک کوئی مولوی مخالفوں میں سے میرے پاس رہے۔ اگر اس عرصہ میں انسان کی طاقت سے برتر کوئی نشان مجھ سے ظاہر نہ ہو۔ تو میں جھوٹا ہوں۔

چہارم۔ اگر یہ بھی منظور نہ ہو۔ تو بعض نامی مخالف اشتہار دے دیں۔ کہ اس تاریخ کے بعد ایک سال تک اگر کوئی نشان ظاہر ہو تو ہم توبہ کریں گے۔ اور مصدق ہو جائیں گے۔ پس اس اشتہار کے بعد اگر ایک سال تک مجھ سے کوئی نشان ظاہر نہ ہو۔ جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہو۔ خواہ پیشگوئی ہو یا کوئی اور۔ تو میں اقرار کرونگا۔ کہ میں جھوٹا ہوں۔

پنجم۔ اگر یہ بھی منظور نہ ہو۔ تو شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی اور دوسرے نامی مخالف مجھ سے مباہلہ کر لیں۔ پس اگر مباہلہ کے بعد میری بددعا کے اثر سے ایک بھی خالی رہا۔ تو میں اقرار کرونگا۔ کہ میں جھوٹا ہوں۔ یہ طریق فیصلہ ہیں جو میں نے پیش کئے ہیں۔ بعد میں ہر ایک کو خدا تعالےٰ کی قسم دیتا ہوں۔ کہ اب سچے دل سے ان طریقوں میں سے کسی طریق کو قبول کرے۔

اس کے بعد اربعین ۲ میں ایک طریق یہ بھی آپ نے پیش فرمایا ہے۔ کہ اگر تم مباہلہ نہیں کرنا چاہتے۔ تو کم از کم لاہور یا امرتسر یا بٹالہ میں ایک جلسہ کرو۔ اور جس قدر ہو سکیں معزز علماء اور دنیادار جمع ہوں۔ اور تضرعانہ صورتیں بنائیں اور کوشش کریں۔ کہ حضور دل سے دعائیں ہوں۔ اور گریہ و بکا کے ساتھ ہوں۔ خدا مخلصین کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ اور علماء میں سے کم از کم چالیس آدمی ہوں۔ کہ چالیس کے عدد کو قبولیت دعا کے لئے ایک بابرکت دخل ہے۔ اور دنیاداروں میں سے جو چاہے شامل ہو جائے۔ میں بھی اپنی جماعت کو لے کر آؤں گا۔ اور ان الفاظ میں دعا کی جائے۔

"یا الٰہی اگر تو جانتا ہے۔ کہ یہ شخص مفتری ہے۔ اور تیری طرف سے نہیں ہے۔ اور نہ مسیح موعود ہے اور نہ مہدی ہے۔ تو اس فتنہ کو مسلمانوں میں سے دور کر اور اس کے شر سے اسلام اور اہل اسلام کو بچا لے۔ جس طرح تو نے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کو دنیا سے اٹھا کر مسلمانوں کو ان کے شر سے بچا لیا۔ اور اگر یہ تیری طرف سے ہے اور ہماری عقلوں اور فہموں کا قصور ہے۔ تو اے قادر ہمیں سمجھ عطا فرما۔ تا ہم لوگ ہلاک نہ ہو جائیں۔ اور اس کی تائید میں کوئی ایسے امور اور نشان ظاہر فرما۔ کہ ہماری طبیعتیں قبول کر جائیں۔ کہ یہ تیری طرف سے ہے۔ اور جب یہ تمام دعا ہو چکے۔ تو میں اور میری جماعت بلند آواز سے آمین کہیں۔"

اس کے بعد میں اس رسالہ کو جس میں میرے الہامات درج ہیں ہاتھ میں لے کر مندرجہ ذیل الفاظ میں دعا کرونگا۔ کہ

"اے خدا اگر یہ تیرا کلام نہیں ہے اور میں تیرے نزدیک کاذب اور مفتری اور دجال ہوں۔ جس نے امت محمدیہ میں فتنہ ڈالا ہے۔ اور تیرا غضب میرے پر ہے۔ تو میں تیری جناب میں تضرع سے دعا کرتا ہوں۔ کہ آج کی تاریخ سے ایک سال کے اندر اندر تو میرا نام کاٹ ڈال۔ اور میرا تمام کاروبار درہم برہم کر دے۔ اور دنیا میں سے میرا نام و نشان مٹا ڈال۔ اگر میں تیری طرف سے ہوں۔ اور میں تیرے فضل کا مورد ہوں۔ تو اے قادر کریم اسی سال میں میری جماعت کو ایک فوق العادت ترقی دے۔ اور فوق العادت برکات شامل حال فرما۔ اور میری عمر میں برکت بخش اور آسمانی تائیدات نازل کر۔ اور جب یہ دعا ہو چکے۔ تو تمام مخالف جو حاضر ہوں آمین کہیں۔"

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رقم فرماتے ہیں۔

اے بزرگو اور قوم کے مشائخ علماء پھر میں آپ لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی قسم دیتا ہوں۔ کہ اس درخواست کو ضرور قبول فرماویں۔ کیونکہ اس دعا کا نفع نقصان کل میری ذات تک محدود ہے مخالفین پر اس کا کچھ اثر نہیں۔

مگر علماء کرام نے کوئی بھی طریق فیصلہ اختیار نہ کیا۔ اور نہ چاہا۔ کہ وہ خود اور ان کے پیرو ضلالت کے گڑھے سے باہر آئیں۔ ناظرین غور فرمائیں۔ کہ کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی طریق فیصلہ ہو سکتا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ لرزہ بر اندام کر دینے والی دعا فرمائی ؎

اے قدیر خالق ارض و سما
اے رحیم و مہربان و راہنما
اے کہ مے داری تو بر دلہا نظر
اے کہ از تو نیست چیزے مستتر
گر تو مے بینی مرا پُر فسق و شر
گر تو دیداستی کہ ہستم بد گہر
پارہ پارہ کن من بدکار را
شاد کن ایں زمرۂ اغیار را
آتش افشاں بر در و دیوار من
دشمنم باش و تباہ کن کار من

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین میں سے کوئی اس قسم کی دعا کرے تو معلوم ہو۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا بلند علمی مقام

گزشتہ دنوں تبلیغی گفتگو کے دوران میں فورمین کرسچین کالج لاہور کے ایک طالب علم مسٹر ظفر حسین صاحب ایم۔ اے (5th Year) نے بیان کیا۔ کہ میں نے آپ کے خلیفہ صاحب کی تقریر "اسلام میں اقتصادی نظام" سنی ہے۔ اس پر میں نے ان سے دریافت کیا۔ کہ تقریر کیسی تھی۔ وہ کہنے لگے تقریر تو واقعی بے نظیر تھی۔ مگر ہمیں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ یہ تقریر قادیان کے علماء کے ایک گروپ نے تیار کی۔ جو خلیفہ صاحب نے سٹیج پر آکر دہرا دی۔ میں نے جب اس بدظنی کی ان سے وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ اس موضوع پر یہ تقریر اتنی ٹیکنیکل (Technical) تھی۔ کہ سوائے اقتصادیات کے ایک خصوصی ماہر کے دوسرا ایسی تقریر نہیں کر سکتا۔ میں نے اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے انہیں سمجھایا۔ کہ یہ ان کا خیال غلط ہے۔ ہم نے حضور کی مختلف مضامین پر تقریریں سنی ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک سے ایک بڑھ کر ہیں۔ اور ہر ایک ان میں سے اتنی ہی ٹیکنیکل ہے۔ جتنی کہ یہ تقریر۔ نیز میں نے کہا اگر آپ کا خیال درست ہو۔ تو یہ علماء کا بورڈ یا ان کا سردار خود ہی ایسی تقریریں شائع کیوں نہیں کرتا۔ حضور کی غلامی میں کیوں پڑا ہے۔ اس پر وہ خاموش ہو گئے۔

اس قسم کے خیالات سے جہال قادیان کی علمی دھاک کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ وہاں حضور کے بلند علمی مقام پر بھی ایک حد تک روشنی پڑتی ہے۔ اور ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضور واقعی علوم ظاہری و باطنی سے پُر کئے گئے ہیں۔ خاکسار

Digitized By Khilafat Library Rabwah

النظرات

علامہ اقبال کا فلسفہ ختم نبوت

اخبار "نوائے وقت" لاہور مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۴۵ء میں ڈاکٹر سر محمد اقبال کے ایک مضمون کا ترجمہ "اسلامی تہذیب کی روح" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہونے کی یہ دلیل دی گئی ہے:۔

"اسلام کا معرض وجود میں آنا عقل استقرائی کی تخلیق ہے۔ اسلام میں نبوت اپنے آپ کو ختم کرنے کی ضرورت محسوس کر کے اپنے منتہائے کمال کو پہنچ جاتی ہے۔ اس خیال میں یہ گہری بصیرت مضمر ہے کہ حیات انسانی کو ہمیشہ انگلی پکڑ کر چلانا ممکن نہیں۔ بالآخر انسان کو اپنے ہی پاؤں پر کھڑا ہونا چاہیئے۔ قرآن میں عقل اور تجربہ سے بار بار خطاب کرنا اور اس بات پر زور دینا کہ فطرت کا مشاہدہ اور تاریخ کا مطالعہ علم انسانی کے سرچشمے ہیں یہ سب اس ایک تصور یعنی ختم نبوت کے مختلف پہلو ہیں......

اس تصور کی عقلی اہمیت یہ ہے۔ کہ اس سے باطنی تجربہ کی نسبت ایک تنقیدی روش پیدا ہو جاتی ہے۔ جو یہ تعلیم دیتی ہے۔ کہ ہر قسم کا شخصی اقتدار جو مافوق الفطرت بنیاد پر قائم ہونے کا مدعی ہے۔ تاریخ انسانی میں ختم ہو گیا"۔

اس دلیل کا اصل مفہوم فلسفیانہ الفاظ کی گنجلک میں ایسا چھپا ہوا ہے۔ کہ ایک عام انسان اسے سمجھنے سے قاصر ہے۔ سادہ الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ پہلے زمانوں میں ذہنی اور عقلی لحاظ سے انسان بچپن کی حالت میں تھا۔ اس لئے اسے ایک ایسے وجود (نبی) کی ضرورت تھی جو اسے انگلی پکڑ کر چلائے۔ مگر اب عقل انسانی جوانی کو پہنچ گئی ہے۔ اس لئے اب اسے کسی سہارے کی ضرورت نہیں۔ وہ اپنی عقل تجربہ اور مشاہدہ کی مدد سے خود اپنے لئے راہ تجویز کر سکتا ہے

اس سے بھی سادہ زبان استعمال کریں تو اس دلیل کا ماحصل یہ نکلتا ہے۔ کہ نبوت کی ضرورت نادانوں اور کم عقلوں کے لئے تھی مگر اب اس کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ انسان اب بہت زیادہ عقلمند ہو گیا ہے۔ اب اس کی "خودی" کو آزادی سے نشوونما پانے کے لئے کھلا چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور مافوق الفطرت انسانی اقتدار یعنی نبیوں کی پیروی کی بیڑیوں سے اسے آزاد کر دینا چاہیئے۔ چنانچہ اس دلیل کی مزید وضاحت ڈاکٹر اقبال ہی کے الفاظ میں یہ پیش کی گئی ہے کہ

"انسانیت کی عہد طفلی میں نفسیاتی قوت اس چیز کو جسے میں "نبوی شعور" کہتا ہوں پیدا کرتی ہے۔ لیکن عقل اور قوت تنقید کے پیدا ہونے پر زندگی اپنے مفاد کی خاطر غیر عقلی طریقہائے شعور کو پیدا ہونے اور بڑھنے سے روکتی ہے"۔

علامہ موصوف کی یہ دلیل خالص یورپی فلسفہ میں ڈھلی ہوئی ہے۔ قرآن مجید میں اس کا کوئی نشان نہیں۔ اور یہ وہی دلیل ہے۔ جو خدا کے منکر یورپین فلاسفروں کی طرف سے ہستی باریتعالیٰ کے خلاف پیش کی جاتی ہے۔ وہ بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ خدا کی ہستی کا تصور ان لوگوں کا پیدا کردہ ہے۔ جو ذہنی اور عقلی لحاظ سے بہت پست تھے۔ اور یہ تصور انسان کے ذہنی ارتقا اور اس کی "خودی" کو دبانے والا ہے۔ چنانچہ مشہور المانوی فلاسفر نٹشے کہتا ہے:۔

"مدت ہوئی خدا ختم ہو گئے۔ خدا مر گئے۔ کیونکہ وہ انسانی خودی کو دباتے تھے"۔

ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ نٹشے کی اسی دلیل کو پیش نظر رکھ کر علامہ اقبال نے تھوڑے سے الفاظ کی ترمیم و تبدیلی کے ساتھ ختم نبوت کی دلیل بنالی۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ نٹشے نے اس کے ساتھ خدا کے وجود کو ختم کیا تھا۔ مگر علامہ اقبال نے اس کے ساتھ نبوت کو ختم کیا۔ باقی اصول کے لحاظ سے دونوں کی بنیاد ایک ہی ہے

علامہ اقبال تو فرماتے ہیں۔ کہ انسان ہزاروں سال بچپن کی حالت میں رہا اور خدا نے اسے آسمانی ہدایت کا محتاج رکھ کر اس کی عقل و شعور کو مختلف بندھنوں میں جکڑے رکھا۔ اور ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کو بھیجکر مافوق الفطرت اقتدار کی پیروی اس پر ٹھونسے رکھی۔ اور ہر ہر قدم پر اسے سہارے کا محتاج رکھ کر اس کے احساس خودی کو دبائے رکھا۔ اب آکر ان تمام بیڑیوں سے خدا نے اسے آزاد کیا۔ مگر آریہ لوگ اس سے بھی آگے جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ جس طرح خدا نے کائنات کا سارا نظام اور اس کے قوانین آغاز دنیا ہی میں مکمل فرما دیئے تھے۔ اسی طرح اس نے انسانوں کے لئے روحانی ہدایت کا مکمل مجموعہ بھی ویدوں کی شکل میں شروع ہی میں نازل کر دیا تھا۔ اور پھر نبوت کا سلسلہ بند کر دیا۔ جس طرح انسانی عقل کے ارتقاء اور علم و تجربہ کے ساتھ کائنات اور اس کے نظام و قوانین کے متعلق باشعور انسانوں کو واقفیت ہوتی گئی۔ اسی طرح الٰہی ہدایت نامہ سے بھی انسان بقدر ظرف فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ وغیرہ۔ اگر علامہ اقبال کا فلسفہ جو انہوں نے ختم نبوت کے متعلق بیان فرمایا ہے وہ صحیح ہے۔ تو آریوں کا بیان کردہ فلسفہ وحی و نبوت زیادہ مقبول ہے۔ اول الذکر کی رو سے ہزارہا سال تک انسانی خودی کو کچلا اور اسے مافوق الفطرت اقتدار کا غلام بننے پر مجبور کیا جاتا رہا۔ مگر مؤخر الذکر کی رو سے اسے ابتداء ہی میں آزاد کر دیا گیا اور اس کی "خودی" کو نشوونما پانے کے لئے کھلا چھوڑ دیا گیا۔ اگر مسئلہ "خودی" جس کی ایجاد کا سہرا علامہ اقبال کے سر باندھا جاتا ہے۔ (حالانکہ یہ نٹشے جیسے یورپ کے دہریہ فلاسفروں کی ایجاد ہے اور اس کا تصور کلیتہً غیر اسلامی ہے) درست ہے۔ تو آریوں کا نظریہ زیادہ معقول اور صحیح معلوم ہوتا ہے۔

(۲)

آریہ پنڈت دیانند جی کو کیا سمجھتے ہیں؟

مہاشہ کرشن جی اپنے اخبار "پرتاپ" ۲۱ اگست ۱۹۴۵ء میں لکھتے ہیں۔ سوامی دیانند جی کا درجہ ہم آریہ لوگ پیغمبر اسلام سے کم نہیں سمجھتے

یہ آریہ بھی عجیب قوم ہے۔ جیسا موقعہ دیکھتے ہیں ویسے عقائد گھڑ لیتے ہیں۔ آجکل چونکہ ستیارتھ پرکاش کے چودہویں باب کے خلاف عام ایجی ٹیشن ہے۔ اور مسلمان اس کی ضبطی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس لئے آریوں نے پنڈت دیانند جی کی شخصیت کو بہت بڑھا چڑھا کر پیش کرنا شروع کر دیا ہے۔ ورنہ پنڈت جی کی اصل شخصیت آریہ سماج کے نزدیک ایک عالم اور پرچارک سے زیادہ نہیں۔ مباحثات اور مناظرات میں جب آریہ مناظر پنڈت جی کی تحریرات پیش ہونے پر عاجز آجاتے ہیں۔ تو ہمیشہ یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ ہم ان کی تحریرات کے پابند نہیں ہیں۔ ان کی جو تحریرات ویدوں کے مطابق ہیں۔ ہم صرف انہی کو مانیںگے۔ ساری تحریرات ہمارے لئے حجت نہیں ہیں۔ دوسرے لفظوں میں اس کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ پنڈت جی نے ویدوں کی روشنی میں جو بات لکھی ہے۔ وہ غلط ہے اور ہم جو کچھ سمجھتے ہیں۔ وہ صحیح ہے۔ گویا اپنے علم اور عقل کو پنڈت جی کے علم و عقل سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ بعض اوقات آریہ مناظر مباحثہ کی گرما گرمی میں پنڈت دیانند جی کی توہین سے بھی گریز نہیں کرتے۔ چنانچہ چند ہی سال کا واقعہ ہے۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ مہاشہ کرشن جی اسے بھولے نہ ہونگے۔ کہ حیدرآباد دکن میں آریوں اور سناتنیوں کے درمیان مورتی پوجا کے موضوع پر مناظرہ ہو رہا تھا۔ سناتنی مناظر نے پنڈت دیانند جی کی تصویر پیش کر کے جو خود آریوں کی شائع کردہ تھی۔ کہا یہ بھی تو مورتی پوجا ہی ہے اس کی کیوں عزت کی جاتی ہے۔ آریہ مناظر نے کہا۔ اس تصویر کو ہم کوئی عزت اور وقعت نہیں دیتے۔ اس پر سناتنی مناظر نے مطالبہ کیا۔ کہ اگر یہ بات ہے۔ تو اس پر جوتے مارو۔ کہا جاتا ہے۔ کہ آریہ مناظر نے ایسا ہی کیا۔

ایسے ہی اور بھی بہت سے واقعات مناظروں کے دوران میں پیش آتے رہتے ہیں۔ جن میں آریہ سماجی مناظر پنڈت جی کی وہ توہین کرتے ہیں کہ کوئی غیر آریہ بھی ایسی توہین نہ کریگا اس کے باوجود مہاشہ کرشن جی کا یہ کہنا کہ ہم آریہ لوگ پنڈت جی کا درجہ پیغمبر اسلام سے کمتر نہیں سمجھتے صریح غلط بیانی نہیں تو اور کیا ہے گی۔

مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو کچھ سمجھتے ہیں۔ اس کا خلاصہ اس مصرعہ میں بیان ہوا ہے۔ ع

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مہاشہ جی بتائیں کہ آریہ کبھی پنڈت دیانند جی کو اسی مقام پر سمجھتے ہیں؟ پنڈت لیکھرام جنہیں آریہ سماج میں یقیناً مہاشہ کرشن جی سے بڑا مقام حاصل ہے۔ اپنی کتاب کلیات آریہ مسافر صفحہ ۵۶۸ میں صاف الفاظ میں لکھتے ہیں:۔

"اہالیان آریہ سماج سوامی دیانند جی کو خدا یا خدا کا اوتار یا پیغمبر نہیں مانتے بلکہ آچاریہ (معلم) یا اپدیشک (مبلغ) جانتے ہیں"۔

اسی طرح آریہ سماج کے ایک پرانے لیڈر اور فاضل مصنف رائے بہادر ٹھاکر دت دھون نے لکھا ہے کہ

"سوامی جی اور دیگر مذاہب کے پرچارکوں میں یہ بڑا بھاری فرق ہے۔ کہ انہوں نے اپنے ذاتی الہام کا دعویٰ نہیں کیا۔ نہ پیغمبر بنے نہ اوتار بنے۔ نہ اپنے آپ کو خدا کہا۔ بلکہ جب ان سے کہا گیا۔ کہ آپ آریہ سماج میں گورو کا عہدہ قبول کرلیں۔ تو اسے بھی نامنظور کر دیا۔" (آریہ سماج کا اتہاس جلد دوم صفحہ ۲۷۴)

جو شخص نہ پیغمبر ہو نہ گورو اس کے متعلق یہ کہنا کہ ہم اسے پیغمبر اسلام سے کمتر نہیں سمجھتے۔ کیونکر دیانتداری پر مبنی قرار دیا جاسکتا ہے۔ مہاشہ کرشن جی ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کے خلاف جو چاہیں لکھیں۔ مگر انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس کو کسی رنگ میں بھی اس جھگڑے میں نہ لانا چاہیئے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق مسلمانوں کے جذبات و احساسات بہت نازک ہیں۔ اور وہ حضور کے متعلق ایک ذرا سی تلمیح بھی برداشت نہیں کرسکتے۔

(۳)

لیبر پارٹی کی غیر معمولی کامیابی اور مولوی محمد علی صاحب

انگلستان میں لیبر پارٹی کو برسر اقتدار آئے تیسرا مہینہ جارہا ہے۔ مگر ابھی تک اخبارات اس کی غیر متوقع کامیابی اور فتح پر اظہار تعجب کررہے ہیں۔ چنانچہ روزنامہ "پرتاب" لاہور ۱۶ر ستمبر ۱۹۴۵ء کے اڈیٹوریل صفحہ میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کے شروع کے الفاظ یہ ہیں:۔

"جولائی کے مہینہ میں برطانوی پارلیمنٹ کے انتخابات کے نتیجہ کا جب اعلان ہوا۔ تو ساری دنیا حیران رہ گئی۔ شاید ہی کوئی تھا۔ جس کا اندازہ غلط نہ ہوا ہو۔ اور تو اور خود لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر ایٹلی نے اعلان کیا۔ کہ ان کی پارٹی کی فتح سراسر غیر متوقع ہے۔ کوئی سمجھتا تھا۔ کہ کنزرویٹو پارٹی اپنے جنگی ریکارڈ کی بدولت دوبارہ برسر اقتدار آجائیگی۔ اور کوئی یہ کہ شاید لیبر پارٹی ایک مؤثر اپوزیشن بن جائے۔ لیکن کسی کو یہ امید نہ تھی۔ کہ کنزرویٹو پارٹی کا قلع قمع ہوجائیگا۔ اور ہاؤس آف کامنز میں لیبر پارٹی اور اس کے حمایتیوں کی تعداد ۳۹۱ ہوجائے گی۔ اور اس کے مقابلہ میں اپوزیشن کی صرف ۲۱۷ تک پہنچیگی۔ زیادہ سے زیادہ پر امید لوگ دنگ رہ گئے۔ دنیا بھر میں ہل چل مچ گئی۔"

یہ ہیں وہ حالات جن میں خدا تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مسٹر مارلیسن والے رویا میں لیبر پارٹی کے برسر اقتدار آنے کی خبر دی۔ لیکن جناب مولوی محمد علی صاحب حضور کی خوابوں کا استخفاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اور خوابیں کیا آتی ہیں؟ جنگ میں فلاں قوم کی فتح ہوگی۔ جنگ فلاں زمانے میں ختم ہوگی۔ ...... مارلیسن کوئی بڑا کام کرے گا۔ یہ پیشگوئیاں بڑی سہل ہیں۔ آخر جو لوگ سیاسی میدان میں اس بلند مقام پر ہیں۔ وہ ایسے وقت میں جب ساری دنیا ایک انقلاب کے اندر سے گذر رہی ہے۔ اور عجیب و غریب واقعات نمودار ہورہے ہیں۔ کوئی نہ کوئی کام تو کریں گے ہی۔ کوئی ہشیار آدمی یہ باتیں ویسے بھی کہہ سکتا ہے۔"

(پیغام صلح ۵ر ستمبر ۱۹۴۵ء)

اور اڈیٹر صاحب پیغام صلح نے لکھا:۔

"موجودہ حالات کا تقاضا یہی تھا۔ کہ لیبر پارٹی کو اقتدار حاصل ہوتا۔ اور اس اقتدار میں مسٹر مارلیسن کے اثر و نفوذ کو بروئے کار لانا بھی یقینی امر تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔"

(پیغام صلح ۸ر اگست ۱۹۴۵ء)

ساری دنیا ایک طرف ہے۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب اور اڈیٹر صاحب "پیغام صلح" دوسری طرف۔ دنیا یہ کہہ رہی ہے۔ کہ ظاہری حالات اس رویا کے خلاف تھے۔ مگر یہ دونوں صاحبان بڑے زور سے فرما رہے ہیں۔ کہ نہیں حالات اس رؤیا کے موافق تھے۔ اور ان حالات کو دیکھ کر ایسی پیشگوئی کرنا کچھ مشکل نہ تھا۔ اب اہل انصاف خود فیصلہ فرمائیں۔ کہ حق کس طرف ہے۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب کے اس دعوےٰ میں کہاں تک صداقت ہے۔ کہ "میں یہ باتیں کسی عداوت کی وجہ سے نہیں کہتا۔" یہ دشمنی کا انتہائی مقام ہے کہ انسان دشمنی کو دشمنی ہی نہ سمجھے۔ کاش! جناب مولوی صاحب واقعات کی روشنی میں اپنی روش پر نظر ثانی فرمائیں۔

(خاکسار علی محمد اجمیری)

بھدرواہ میں کامیاب مناظرہ

کئی دنوں سے لال حسین اختر بھدرواہ میں احمدیت کے خلاف لیکچر دے رہا اور جماعت احمدیہ کو مناظرہ کے لئے چیلنج دے رہا تھا۔ چونکہ یہاں پر کچھ غیر مبائعین بھی ہیں۔ اس لئے جہاں ہم نے مرکز میں مناظرین کے لئے تار دی۔ وہاں غیر مبائعین نے بھی اپنا مبلغ بلایا۔ حیات وفات حضرت مسیح اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر غیر مبائعین سے اور اجرائے نبوت کے موضوع پر ہماری جماعت سے مناظرات مقرر ہوئے۔ غیر مبائعین کی طرف سے مولوی عبد الحق صاحب ودیارتھی آئے تھے۔ حیات وفات کے موضوع پر انہوں نے مناظرہ کیا۔ مگر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مناظرہ کے لئے عین وقت پر انہوں نے ہمارے مناظر مولوی عبد الغفور صاحب کو کھڑا کیا۔ اسی دن رات کو ہمارے ساتھ اجرائے نبوت پر مناظرہ ہوا۔ ہماری طرف سے مولوی عبد الغفور صاحب مناظر تھے۔ تعلیم یافتہ اور سنجیدہ طبقہ اس بات کا اقراری ہے۔ کہ احمدی مبلغین کے دلائل کو لال حسین اختر نہیں توڑ سکا۔ اور وہ اناپ شناپ بولنے میں ہی مہارت رکھتا ہے۔ ہماری طرف سے ہر دو مناظروں میں قرآن کریم و احادیث صحیحہ سے دلائل پیش کئے گئے۔ مگر مقابلہ پر لال حسین صرف عبارات کو توڑ مروڑ کر پیش کرتا رہا۔ اور کئی بار سخت بدزبانی پر اتر آتا۔ جس پر صدر و افسران بار بار اسکو بدزبانی نہ کرنے کے متعلق وارننگ دیتے رہے۔ حتیٰ کہ انہیں یہ بھی کہنا پڑا۔ کہ اگر تم بدزبانی نہ چھوڑو گے۔ تو گرفتار کئے جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مناظرہ بخیر و خوبی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ خدا تعالیٰ نیک نتائج پیدا کرے۔ مناظرہ سے پہلے اور مناظرہ کے بعد لال حسین نے غیر احمدیوں کو جماعت احمدیہ کا بائیکاٹ کرنے کے لئے خوب زور شور سے اکسایا۔ ہم چونکہ یہاں چند ممبر ہیں۔ اس لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری نصرت فرمائے۔ (خاکسار محمد عبد اللہ سیکرٹری جماعت احمدیہ بھدرواہ ضلع اودھم پور)

شادی وشکرانہ فنڈ کی وصولی کے متعلق شکریہ

مرکز میں محترم ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب نے عرصہ قریبًا آٹھ سال سے نہایت اخلاص اور استقلال کے ساتھ یہ خدمت اپنے ذمہ لے رکھی تھی۔ کہ مسجد مبارک میں پڑھے جانے والے نکاحوں کے موقع پر موجود رہ کر متعلقین نکاح سے ان کی توفیق کے مطابق شکرانہ کے طور پر شادی فنڈ کی رقوم وصول کرتے اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرادیا کرتے تھے۔ انہوں نے اس طرح سے ہزاروں روپیہ وصول کرکے جہاں سلسلہ کو مالی فائدہ پہنچایا۔ وہاں فریقین نکاح کو بھی خوشی کے اوقات میں شکریہ ادا کرکے ثواب حاصل کرنے کا موقع دیا۔ اور ان کی اس للہی خدمت کا نظارت شکریہ ادا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

اگر اسی طرح دوسری جماعتیں بھی خوشی کے مواقع پر متعلقین سے شادی وشکرانہ فنڈ کی رقوم باقاعدگی کے ساتھ وصول کرکے مرکز میں بھجواتی رہیں۔ تو یہ فنڈ ضروریات سلسلہ کے لئے بہت مفید ہوسکتا ہے۔

چونکہ سید صاحب موصوف اب بوجہ بیماری اور ضعف کے اس خدمت کو کما حقہ بجالانے سے معذور ہوگئے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے یہ کام مکرم مرزا مہتاب بیگ صاحب مہتمم درزی خانہ احمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے۔ جنہوں نے بخوشی اسکو اپنے ذمہ لیا ہے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مرزا صاحب ممدوح کو بھی اس خدمت کے عمدگی کے ساتھ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (ناظر بیت المال)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ کے احمدیوں کے لئے درخواست دعا

مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ انچارج سیرالیون (مغربی افریقہ) کے خط سے اطلاع ملی ہے۔ کہ چند ذی اثر چیف احمدیوں کو طرح طرح کی تکالیف صرف احمدیت کی وجہ سے دے رہے ہیں۔ کیس عدالت میں ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان مظلوم احمدیوں کی مدد کرے۔ اور انہیں مخالفین کے شر سے بچائے۔ (ناظم تجارت تحریک جدید قادیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

"خادم وہی ہے جو اپنے آقا کے قریب ہے"
سیدنا مصلح موعود

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۱۹ - ۲۰ - ۲۱ اخاء — اکتوبر

علمی مقابلے

"خدام الاحمدیہ کو تعلیم کے عام کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے" چاہیئے کہ سارے ہندوستان میں ہم لوگ ہی پہلے ہوں۔ جن میں سو فی صدی تعلیم ہو۔
(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ان ارشادات کی روشنی میں شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تمام مجالس کو بار بار تاکید کرتا رہا ہے۔ کہ وہ ایسا انتظام کریں کہ

— کوئی خادم ناخواندہ نہ رہے۔

— ہر خادم قرآن۔ حدیث۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و مسائل دینیہ سے واقف اور ان پر عامل ہو جائے

نہ صرف تحریک و تاکید ہی کی گئی بلکہ عملی اقدام کئے گئے۔

نہ صرف سال کے دوران میں مقابلہ جات و امتحانات ہوتے رہے۔ بلکہ سالانہ اجتماع پر بھی مقابلے رکھے گئے ہیں۔ جملہ مجالس کو چاہیئے کہ سالانہ اجتماع کے موقع پر ہر قسم کے مقابلوں میں شریک ہونے کے لئے نمائندگان بھجوائیں

سالانہ اجتماع کے موقع پر شعبہ تعلیم کے ماتحت حسب ذیل مقابلے ہونگے انشاء اللہ

۱- حفظ قرآن۔ دوران سال میں کس قدر حفظ کیا گیا۔ اس حصہ کا امتحان ہوگا

۲- مطالعہ حدیث۔ دوران سال میں کس قدر مطالعہ کیا گیا۔ اس حصہ کا امتحان ہوگا۔

۳- مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ دوران سال میں کس قدر مطالعہ کیا گیا۔ اس حصہ کا امتحان ہوگا۔

۴- ترجمہ قرآن۔ دوران سال میں کتنا پڑھا ہے اس حصہ کا امتحان ہوگا

۵- ترجمہ نماز۔ ہر امیدوار سے سنا جائے گا

۶- مطالعہ کتب امتحان۔ امیدوار کتنے امتحانوں میں شامل ہوئے بعض سوالات بھی لئے جائیں گے۔

۷- عام دینی معلومات پرچہ کی صورت میں سوالات پوچھے جائیں گے۔

۸- انصار سلطان القلم۔ ۵ منٹ میں ایک مضمون لکھایا جائے گا۔

۹- تعلیم ناخواندگان کتنے ناخواندگان کو پڑھایا۔ اور کتنا عرصہ پڑھایا

خدام ان دلچسپ مقابلوں میں زیادہ سے زیادہ شامل ہوں۔ اور ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ امیدواران کی فہرستیں یکم اخاء تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں — کاغذ۔ قلم پنسل ہر خادم اپنے ساتھ لائے۔

خاکسار

مرزا بشیر احمد بیگ قائم مقام منتظم علمی مقابلے

تلقین عمل

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ایک فعّال جماعت کے نوجوان ہیں۔ وعظ و نصیحت اور نیک تلقین یقیناً مفید چیز ہے۔

لیکن

محض وعظ و نصیحت۔ صرف تلقین و ترغیب پر اکتفا کرنا ہماری زندگی کا حاصل نہیں۔ ہم نے نہ صرف خود زندہ رہنا ہے۔ بلکہ ساری دنیا کو زندہ کرنا اور زندہ رکھنا ہے۔

مگر

زندگی ایک حرکت اور متواتر عمل چاہتی ہے

ہماری زندگی کا ہر سانس اور ہر گھڑی عمل کی ہمہ تن مصروفیت ہم سے چاہتی ہے

لیکن

محض عمل نہیں۔ بلکہ نہایت صحیح اور مفید ترین عمل جس کے لئے

مناسب ہدایات — ضروری راہنمائی — اور مفید تلقین عمل

ضروری ہے

ہمیں گو عمل پسند ہونا چاہیئے۔ لیکن تلقین عمل سے ہم بے نیاز بھی نہیں ہو سکتے۔ خدام الاحمدیہ کا قیام اسلامی تعلیم پر صحیح۔ نوجوانوں کے صحیح طور پر عمل پیرا ہونے کے لئے تربیت کی غرض سے ہے —!

ہماری تلقین ہمارے عمل کی صحت کی غرض سے ہے۔

چنانچہ سالانہ اجتماع کے موقع پر تلقین عمل کے ماتحت محض واعظانہ طریق اختیار نہیں کیا جاتا۔

بلکہ

خدام کو — زعماء کو — قائدین کو — مجالس ماتحت کے نمائندگان کو پوری آزادی کے ساتھ اپنے تجربات — مشکلات — اصلاح پسند ناقدانہ اظہار — اور جائز شکایات کے پیش کرنے کا موقع دیا جاتا ہے

منتظمین متعلقہ کو ان تمام امور کے جواب کا موقع دیا جاتا ہے۔

ماتحت مجالس کے جملہ اراکین کی اطمینان بخش راہنمائی ان کے ذمہ ہوتی ہے —

گزشتہ اطلاع کے مطابق جن مقررین کے نام تجویز ہو کر مقررہ تاریخ کے اندر موصول ہوں گے انکی فہرست صدر محترم کی خدمت میں پیش کر دی جائے گی۔ صدر محترم جن مقررین کی منظوری فرمائیں گے۔ ان مقررین کو اطلاع بھجوا دی جائے گی تاکہ وہ پوری تیاری کے ساتھ موقع سے فائدہ اٹھا سکیں۔

خاکسار: **ملک عطاء الرحمٰن منتظم تلقین عمل**

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی۔

نمبر ۸۸۰۶ مسکہ عنایت بیگم زوجہ مستری نذر احمد صاحب قوم چغتائی عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بھاٹی گیٹ محلہ پیر گیلانیاں لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر/۳۰۰ روپے ایک جوڑی کلپٹے وزنی ۱ تولہ اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عنایت بیگم موصیہ گواہ شد۔ چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد ڈاکٹر غلام مصطفےٰ لاہور۔

نمبر ۸۱۵۷ مسکہ عطاء اللہ ولد مہر فضل دین صاحب قوم ارائیں عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء صحابی ساکن قلعہ صوبا سنگھ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی مربوعہ/۲۵۰۰ روپے کی اراضی ملکیت گیارہ مرلہ/۲۰۰ مکان وغیرہ/۱۰۰ ہے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میری وفات پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ عطاء اللہ موصی
گواہ شد۔ چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد:۔ شیخ فتح محمد

حب جند

یہ گولیاں اعصابی اور دماغی کمزوری کے لئے بیحد مفید ہیں۔ ہسٹیریا۔ مراق کے لئے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہیں۔

قیمت مکیصد گولیاں اٹھارہ روپے ...

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

"تارک افیون" مدک و چانڈو افیون کی تباہ کاریاں ظاہر ہیں۔ لوگ اس کو کبھی استعمال کر کے اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں مٹا رہے ہیں اور اپنی زندگی کی امنگوں کو اس وحشت کے بدلتے ہیں غرضیکہ افیون کا استعمال ہر صورت میں برا ہے۔ اور افیون کھانے والے اپنے روپے برباد کرتے ہیں۔ اس دوا کے استعمال سے افیم مدک و چانڈو ہمیشہ کے لئے چھوٹ جائیگی یہ نہایت مجرب دوا ہے اس دوا سے نہ تو جسم ٹوٹتے ہیں نہ ناک بہتی ہے۔ نہ جماہی آتی ہے۔ نہ پیٹ میں مروڑ ہوتا ہے۔ نہ ہاتھ پیر دل میں درد ہوتے ہیں۔ پانچ روز میں چھوٹ جاتی ہے۔ قیمت پانچ روپے حصہ۔ پتہ

مولوی حکیم ثابت علی پنج زبان محمود نگر لکھنؤ

بہترین پاکٹ نائف

اصلی فولادی ہاگورا چاقو جس کے تیل کے خوشنما دستے پر ہاگورا کا اشتہار ہوتا ہے

ایجنٹ افضل برادرز جنرل مرچنٹس قادیان

سیکرٹری، ... قیمت فی چاقو ایک روپیہ عمر

اکٹھے چھ چاقو منگوانے پر خرچہ ڈاک پارسل معاف!

ملنے کا پتہ

چاقو

ایس ایم عبداللہ ہاگور اور کس وزیر آباد نوٹ

چڑھتی ہوئی قیمتوں کو روکئے

بیجا خرچ نہ کیجئے

آئندہ کے لئے اس وقت بچایئے

اس وقت روپیہ لگانے کی بہترین مدیں:۔ بیمہ پالسی، انجمن امداد باہمی بینک و ڈاک خانے کا بچت کھاتہ اور سب سے بہتر نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس اور سرکاری قرضے

گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ فائننس نے شائع کیا

AAA 289

این۔ ڈبلیو۔ آر
سروس کمیشن لاہور

لیڈ کنٹرول آفس میں اسٹینو کی ایک آسامی پر کرنے کے لئے مسلمانوں کے لئے مخصوص ہے۔ امیدواروں کی طرف مقررہ فارم پر (جو بہ قیمت ایک روپیہ) تمام بڑے بڑے ریلوے سٹیشنوں سے مل سکتا ہے)۔ امیدواروں کی طرف سے ۱۸ اکتوبر تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ اس کے لئے دو امیدواروں کے نام (ایک مسلمان اور ایک غیر مخصوص) فہرست انتخاب پر رکھے جائیں گے۔ اگر موزوں مسلمان نہ مل سکا تو دیگر اقوام کے امیدواروں کی درخواستوں پر غور کیا جا سکتا ہے۔

تنخواہ۔ چالیس روپے ماہوار (دوران جنگ کے لئے) ۳۰۔۲/۱۔۵۰۔۲۔۶۰ کے سکیل میں معہ گرانی اور دیگر الاؤنسوں کے جو از روئے قواعد مل سکتے ہیں۔ نیز رعایتی نرخوں پر اجناس خوردنی خریدنے کا حق بھی ہوگا۔

قابلیت (۱) امیدواروں نے میٹرک کا امتحان سیکنڈ ڈویژن میں (اگر نتائج کا اعلان ڈویژن میں ہوتا ہو) جونیئر کیمبرج یا اس کے مساوی کوئی امتحان پاس کیا ہو (۲) وہ کو آپریٹو ہونے چاہئیں۔ جنہیں مالی کے کام کا کافی تجربہ اور ڈپٹی کمشنر کے دفتر کی روٹین کا علم ہو۔

عمر:۔ اٹھارہ اور ۲۴ سال کے درمیان اور شیڈولڈ اقوام کے لئے ۲۸ سال تک ہونی چاہیئے تفاصیل کے لئے ٹکٹ چسپاں شدہ لفافہ کے ساتھ جس پر ایڈریس لکھا ہو سکرٹری کو لکھیئے۔

نمبر خریداری کے بغیر دفتر زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کے باوجود آپ کے ارشاد کی تعمیل نہیں کر سکتا۔ (مینجر)

اعلان

ضرورت ہے

- مینجر
- اکاؤنٹنٹ اور
- آفس کلرک کی

ٹائپ جاننے والوں کو ترجیح دی جائیگی۔ اپنی لیاقت اور تجربہ کی کیفیت لکھیں تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔ احمدی دوست اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ کی تصدیق کرا کر درخواستیں بھیجیں۔ درخواستیں بنام

گلبر اینڈ کمپنی نمبر ۹ میکلیگن روڈ لاہور

ستارہ ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کے لئے

ضرورت

ستارہ ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کے لئے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے۔ جو اردو۔ انگریزی میں اچھی لیاقت رکھتا ہو۔ اور ان دونوں زبانوں میں آزادی سے گفتگو اور خط و کتابت کر سکتا ہو محنتی ہو اور تجارتی مذاق رکھتا ہو۔ جس کو مینجنگ ڈائرکٹر صاحب کے اسسٹنٹ کے طور پر لگایا جائے گا۔ منتخب ہونے کی صورت میں دوران عرصہ ٹریننگ ایک سو روپیہ ماہانہ دیا جائے گا۔ امتحانی عرصہ ایک سال ہوگا۔ مستقل ہونے کے بعد ان کو ۱۰۰۔۱۰۔۱۵۰ کا گریڈ دیا جائیگا اس سے اگلے گریڈ کا فیصلہ بعد میں ہوگا۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں جلد از جلد بھجوا دیں۔

چیئرمین ستارہ ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(بقیہ صفحہ ۲)

اس کے بعد میں نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت الحمد سے لیکر ولا الضالین تک کی۔ اس تلاوت کے درمیان میں بھی ایک جگہ میری آواز میں ایسی خوبصورتی اور تاثیر پیدا ہوئی۔ کہ سارا مجمع بے اختیار سبحان اللہ کہہ اٹھا۔ لیکن مجھے یاد نہیں کہ کس مقام پر ایسا ہوا۔ ولا الضالین کے بعد پھر میں نے ایک اور آیت پڑھی جو ساری مجھے یاد نہیں۔ لیکن اتنا یاد ہے کہ میں نے پڑھا وَعِندَ رَبِّكَ۔ لیکن قرآن کریم میں اس رنگ میں تو کوئی آیت نہیں۔ مجھ پر جو اثر ہے وہ یہ ہے کہ میں نے جو آیت پڑھی اس میں تسبیح کا ذکر تھا۔ اس مضمون کی آیت سورہ اعراف میں آتی ہے جو یہ ہے۔ ان الذین عند ربک لا یستکبرون عن عبادتہ ویسبحونہ ولہ یسجدون۔

بہرحال جب میں نے یہ آیت پڑھی تو اس وقت بھی میری آواز میں ایسی خوبصورتی اور تاثیر پیدا ہوئی۔ کہ تمام حضار مجلس نے بے ساختہ سبحان اللہ کہا۔ اس موقع پر حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے بول پڑے۔ کہ عِندَ پر زیر کیوں نہیں آئی۔ حالانکہ اس سے پہلے واؤ ہے۔ اور وہ معیت کے لئے ہے۔ میں خواب میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ اعتراض کلی طور پر عربی کے قاعدہ کو نہ جاننے کی وجہ سے ہے۔ یہاں زیر تو آہی نہیں سکتی۔ اور واؤ زیر نہیں لاتی۔ اور اسی قسم کا جواب جو مجھے یاد نہیں رہا میں نے انہیں دیا ہے۔

تعبیر

اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ لیکن جاگنے کے بعد مجھے خیال آیا۔ کہ جو فقرہ صوفی صاحب کے منہ سے کہلوایا گیا تھا۔ وہ نحوی لحاظ سے نہ تھا۔ بلکہ معنوی لحاظ سے تھا۔ اور مراد زیر سے اتباع ہے۔ اور واو معیت سے مراد نحوی اصطلاح نہیں بلکہ معیت معنوی مراد ہے۔ اور مطلب یہ ہے۔ کہ جن کو اللہ تعالیٰ کی اتباع حاصل ہو۔ وہ تو صرف خدا تعالیٰ کی اتباع کرتے ہیں۔ اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔ دوسرے کسی اور کے آگے نہیں جھکتے۔

جب اس کا پس پردہ دیکھا جائے۔ تو یہ مضمون اس کے بالکل مطابق آجاتا ہے۔ اور وہ پس پردہ یہ ہے۔ کہ رات کو سوتے وقت میں نے کمیونسٹوں پیغامیوں اور بہائیوں کے فتنہ کے دور ہونے کے متعلق دعا کی تھی سو اللہ تعالیٰ نے تینوں ہی قسم کی آیات اس بارہ میں نازل فرمائیں۔ انا انزلنا من السماء ماءً میں پیغامیوں کا رد ہے۔ سورہ فاتحہ میں کمیونسٹوں کا رد ہے۔ (اس بارہ میں ایک الہام مجھے پہلے بھی ہو چکا ہے جو یہ ہے کہ انما انزلت السورة الفاتحة لتعصم من فتنة الدجال) اور آخری جو آیت میں نے پڑھی۔ اس میں بہائیوں کا رد کیا گیا ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ سے ان کا کوئی تعلق ہوتا۔ تو غیر اللہ کو سجدہ کرنا کیوں جائز رکھتے۔ جیسا کہ خود بہاء اللہ اور ان کے اتباع نے جائز رکھا ہے۔ خود مجھ سے بہاء اللہ کے بیٹے محمد علی صاحب نے کہا۔ کہ ہم بہاء اللہ کو سجدہ کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ اور ان کی قبر پر سجدہ کرتے ہیں۔ اور بہاء اللہ کے بیٹے اور پہلے جانشین عباس صاحب نے امریکہ سے آکر پہلا کام یہ کیا۔ کہ بہاء اللہ کی قبر پر سجدہ کیا۔ بلکہ باب کی مصنوعی قبر پر بھی سجدہ کیا۔ سو تینوں آیات قرآنیہ سے تینوں فرقوں کا رد کیا گیا ہے اور الٰہی امداد کی بشارت دی گئی ہے۔ فالحمد للہ۔

نئی دہلی ۲۰ ستمبر۔ کل وائسرائے کی تقریر کے بعد ایک پریس کانفرنس ہوئی۔ جس میں کہا گیا۔ کہ مرکزی حکومت کے لئے جو نمائندے صوبائی لیجسلیچروں سے لئے جائیں گے۔ ان کے متعلق خاص خیال رکھا جائیگا۔ کہ انہیں مختلف پارٹیوں کی خاص نمائندگی کا حق حاصل ہو۔ ایگزیکٹو کونسل کے متعلق کہا گیا۔ کہ وائسرائے کو ایسی ایگزیکٹو کونسل بنانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ جسے بڑی بڑی پارٹیوں کی نمائندگی حاصل ہو۔ مگر ضروری نہیں۔ کہ مختلف پارٹیوں کی یہی پوزیشن قائم رہے۔ انتخاب کے بعد یہ پوزیشن بدل بھی سکتی ہے۔ جیسا کہ انگلستان میں ہوا۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

طہران ۱۹ ستمبر۔ مارشل لا کے قواعد توڑنے کے الزام میں ایران کی انتہاپسند پارٹی کے پانچ لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور پارٹی کی عمارت پر ایرانی فوج نے قبضہ کر لیا ہے۔

دہلی ۱۹ ستمبر۔ گذشتہ رات وائسرائے ہند نے نشری تقریر میں اعلان کیا۔ کہ حکومت برطانیہ کی مرضی یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں جلد سے جلد آئین ساز اسمبلی قائم کی جائے۔ اور اس سلسلہ میں ابتدائی اقدام کے طور پر مجھے اختیار دیا گیا ہے۔ کہ انتخابات ختم ہوتے ہی مختلف مجالس وضع آئین کے نمائندوں کے ساتھ گفت وشنید شروع کر دوں۔ اور یہ معلوم کروں۔ کہ ۱۹۴۲ء کے اعلان میں جو تجاویز درج تھیں۔ آیا وہ قابل قبول ہیں یا ان کی بجائے کسی نئی سکیم یا ترمیم شدہ سکیم کو ترجیح دی جائیگی۔ ہندوستانی ریاستوں کے نمائندوں کے ساتھ بھی گفت وشنید کی جائے گی۔ اور دریافت کیا جائیگا۔ کہ وہ آئین ساز اسمبلی میں کس طرح حصہ لینے پر آمادہ ہیں۔ وائسرائے نے مزید کہا۔ کہ برطانوی گورنمنٹ نے مجھے مزید اختیار دیا ہے۔ کہ جونہی صوبائی انتخابات کے نتائج شائع ہوں۔ میں ایگزیکٹو کونسل مرتب کرنے کے لئے اقدامات کروں۔ اس ایگزیکٹو کونسل کو ہندوستان کی بڑی بڑی پارٹیوں کی حمایت حاصل ہوگی۔ لارڈ ویول نے اعلان کرنے کے بعد کہا۔ کہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ برطانوی گورنمنٹ ہندوستان کو جلد سے جلد درجہ نوآبادیات دینے کے کام کی سرانجام دہی کا ارادہ رکھتی ہے۔

واشنگٹن ۱۹ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں لکھا ہے۔ کہ مسٹر ہنری سٹمسن وزیر جنگ امریکہ نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ مسٹر رابرٹ پیٹرسن نائب وزیر جنگ آپ کے جانشین ہوں گے۔

لنڈن ۱۹ ستمبر۔ کل لارڈ ہاہا کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ اسے مجرم قرار دے کر سزائے موت دے دی گئی ہے۔

علی گڑھ ۲۰ ستمبر۔ مولوی عبدالستار خیری پروفیسر فریڈرخ جرمنی ۱۳ ستمبر کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔

نئی دہلی ۱۹ ستمبر۔ حکومت ہند کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ برطانیہ امریکہ اور سلطنت برطانیہ کے دوسرے ممالک کے ساتھ متفرق مواصلات پر اب کوئی پابندی نہیں رہی۔ حکومت نے تمام پابندیاں واپس لے لی ہیں۔

لاہور ۲۰ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ خاکسار لیڈر علامہ مشرقی آئندہ انتخابات عمومی میں خاکسار ٹکٹ پر پنجاب اسمبلی کا انتخاب لڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آپ راولپنڈی کے شہری حلقہ سے کھڑے ہوئے ہیں۔

لنڈن ۲۰ ستمبر۔ دول خمسہ کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں روس نے اٹلی سے ساٹھ کروڑ ڈالر تاوان کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ تاوان مال کی صورت میں وصول کیا جائیگا۔

لنڈن ۲۰ ستمبر۔ لیبر گورنمنٹ نے ہندوستان کے متعلق جو اعلان کیا ہے۔ اسکی برطانوی اخبارات نے بہت تعریف کی ہے۔ مانچسٹر گارڈین نے لکھا ہے۔ اگلا سال ہندوستان کے لئے تاریخی سال ہوگا۔ جس میں انتخاب ہوگا۔ اور خودمختار حکومت کا دور دورہ ہوگا۔

ڈیلی ہیرالڈ نے لکھا ہے۔ برطانیہ کو امید ہے کہ ہندوستان ایسی سکیم کو دل سے پسند کرے گا۔ اس اعلان سے ظاہر ہے۔ کہ لیبر حکومت چاہتی ہے۔ کہ دنیا کے معاملات میں ہندوستان کی آواز جلد سُنی جائے۔

لنڈن ٹائمز رقمطراز ہے۔ یہ تجویز ایسی نہیں ہے۔ جس کا نتیجہ فوری نکلے۔ یہ ٹھیک ٹھیک پروگرام ہے۔ اس سے برطانیہ یا دوسرے ممالک میں صرف ان لوگوں کو مایوسی ہو سکتی ہے جو ایک ہی اعلان سے کسی فوری تغیر کے متوقع تھے۔

نئی دہلی ۲۰ ستمبر۔ کل انڈین روڈ کانفرنس کے جلسہ میں گورنمنٹ آف انڈیا کے ڈیپارٹمنٹ ممبر نے کہا۔ کہ گورنمنٹ ہند نے بڑی بڑی سڑکیں بنانے کے متعلق صوبائی گورنمنٹوں کو سکیمیں بھیج دی ہیں۔

سنگاپور ۲۰ ستمبر۔ ساؤتھ ایسٹ ایشیا کمانڈ سے جنگی قیدیوں کو لیکر دس اور جہاز مدراس پہنچ گئے ہیں۔ اس وقت آٹھ جہاز پہنچ چکے ہیں۔ ابھی بارہ جہاز اور آنے والے ہیں۔